Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ALFAZL
RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۷ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۳ ماہ فتح ۱۳۵۲ھش ۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۸۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدل و جان پختہ عزم اور عہد کر لیں کہ آپ نے ضرور جلسہ سالانہ میں شامل ہونا ہے

جلسہ میں شامل ہونے کیلئے جو احباب محض للہ تکلیفِ سفر اٹھائیں گے خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے آمین

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا اور بہتر ہوگا کہ جو صاحب احباب میں سے اس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تاکہ ایک علیحدہ فہرست میں اُن تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صورت کے کہ ایسے مواقع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حدِ اختیار سے باہر ہو جائے۔ اور اب جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو دینی مشورہ کے لئے جلسہ کیا گیا اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیفِ سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا اُن کو جزائے خیر بخشے اور اُن کے ہر یک قدم کا ثواب اُن کو عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین"

(آسمانی فیصلہ صفحات ۱۷-۱۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۴ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں ؛

ربوہ ۔ ۱۳ ماہ فتح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

وقفِ جدید کا سالِ رواں ختم ہونے میں

صرف ۱۹ دن باقی ہیں

۱۔ کیا آپ اپنا چندہ ادا فرما چکے ہیں ؟

۲۔ کیا آپ کی جماعت اپنا وعدہ پورا کر چکی ہے ؟

(ناظم مال وقفِ جدید)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ ماہ فتح ۱۳۵۲ھش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز بدھ، جمعرات، جمعہ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت اس مبارک جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں ؛

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان بسلسلہ مجلس مشاورت

مجلس مشاورت منعقدہ ایفان ۱۳۵۲ھش / مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ :۔

"... جن دوستوں کے علم میں ایسے صائب الرائے دوست ہوں جو اگرچہ کسی چھوٹی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں لیکن مشاورت میں خلیفۂ وقت کو زیادہ اچھا مشورہ دے سکتے ہیں وہ مشاورت سے تین ماہ پہلے انکے نام مجھے لکھ دیا کریں میں ان کے متعلق جماعتوں سے مشورہ کر کے فیصلہ کر دیا کروں گا۔"

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں مناسب دوستوں کے نام آخر دسمبر تک حضور کی خدمت میں بھجوا کر ممنون فرماویں ؛

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۳ ماہ فتح ۱۳۵۸ ہش

جلسہ سالانہ کی اصل اور بنیادی غرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جلسہ سالانہ کی بہت سی دینی اور جماعتی اغراض بیان فرمائی ہیں لیکن ان میں سے ایک غرض ایسی ہے جسے اصل اور بنیادی غرض کی حیثیت حاصل ہے اور وہ بنیادی غرض وہی ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اپنے اذنِ خاص کے ماتحت آپ سے سلسلۂ بیعت کا آغاز کرایا اور اس طرح جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ یعنی ایک طرف بیعت کی یا بہ الفاظِ دیگر جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور دوسری طرف جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض ایک ہی ہے۔ اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کا قیام اور سال بہ سال جلسۂ سالانہ کے انعقاد کا اہتمام آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ بیعت کی غرض اپنے اصل اور حقیقی معنوں کی رو سے اُس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ایک احمدی بشرطِ مقدرت جلسہ سالانہ میں شرکت نہ کرے۔ اسی لئے جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں خدائی حکم کے ماتحت جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تو اس امر پر خاص زور دیا کہ اس جلسہ میں سال بہ سال شمولیت دراصل بیعت کی اصل اور بنیادی غرض کو پورا کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس جلسہ پر حاضر ہوں کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہانِ یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(آسمانی فیصلہ)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے تین باتیں واضح ہوتی ہیں:۔

اوّل یہ کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے کہ جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

دوم یہ کہ اس غرض کے پورا ہونے کے لئے مامور من اللہ یا اس کے خلیفہ اور نائب (جس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہے) کی صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔

سوم یہ کہ چونکہ طویل عرصہ تک مامور من اللہ یا اس کے خلیفہ یا نائب کی صحبت میں رہنا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں ہوتا اس لئے بیعت کی اصلی غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت تین دن ایسے مقرر کئے گئے ہیں جن میں تمام مخلصین بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویہ مقررہ تاریخوں میں مرکزِ سلسلہ میں آحاضر ہوں اور مامور من اللہ یا اس کے خلیفہ و نائب کی ترِیاقی صحبت سے فیضیاب ہو کر بیعت کرنے کی اصلی غرض کو پورا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

پس جلسہ سالانہ کی اصلی اور بنیادی غرض یہی ہے کہ تمام مخلصین کم از کم تین دن خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے بعد قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں منجانب اللہ خلافت کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہونے والے مقدس مظہرِ وجود کی ترِیاقی صحبت میں رہ کر اور اس کی قوتِ قدسیہ سے براہِ راست فیض یاب ہو کر اپنے آپ کو اس قابل بنا سکیں کہ سستی اور غفلت اور کسل دور ہو کر یقینِ کامل پیدا ہو جائے اور پھر ان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق اس قدر ترقی کر جائے کہ دنیا کی محبت سرد پڑ کر خدائے رحمان و رحیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسا انقطاع تام میسر آجائے کہ جس سے سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کو عظیم الشان برکتوں اور انقلاب انگیز تاثیروں کا مظہر بنایا ہے تاکہ جو برکتیں ہمارا سال کسی آسمانی وجود کی ترِیاقی صحبت میں رہنے سے میسر آتی ہیں ان سے ایک مخلص و فدائی احمدی جلسہ کے تین دنوں میں ہی مالا مال ہو کر فائز المرام ہو سکے۔ اب چونکہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی بشارتوں کے مطابق مشرق و مغرب کے بیشتر ممالک میں پھیل چکی ہے اور اس کی شاخیں مختلف قوموں اور ملکوں کے درمیان قائم ہو چکی ہیں اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ مرکزِ سلسلہ سے دور ہونے کے باعث نمائندہ وفود بھیج کر ان کے ذریعہ ہی جلسہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوا کریں۔ تاکہ اس کی عظیم الشان برکات سے محروم نہ رہیں۔ اس طرح وہ بھی ان برکات سے ایک رنگ میں مالا مال ہو کر بیعت کی غرض کو پورا کرنے کی اہلیت سے ہمکنار ہو سکیں گی۔ اور عند اللہ فائز المرام قرار پا سکیں گی۔

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے جسے ہم نے اس مضمون کے شروع میں ہدیہ قارئین کیا ہے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اس جلسہ کی غرض و غایت بہت ارفع و اعلیٰ اور بلند و بالا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امر کا خاص اہتمام فرمایا ہے کہ یہ عام انسانی جلسوں کی طرح ایک عام جلسہ شمار نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ سے وہ بنیادی اور اصل غرض پوری ہو سکے جس کی خاطر یہ جلسہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اہتمام کیا ہے؟ اس پر ہم آئندہ شماروں میں روشنی ڈالیں گے (انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق)

ہم کو مستقبل میں پھر ماضی کا اک منظر دکھا

فتح کلمہ کی طرح کا پھر کوئی منظر دکھا
پھر ذرا شمشیر جوہر دار کے جوہر دکھا

اے مسلماں چل ذرا بیت المقدس کی طرف
کس طرح ہوتے ہیں زندہ پھر ذرا مر کر دکھا

آفتابِ حشر بن کر پھر چمک دے ارضِ یہود
لشکرِ صیہونیاں کو عرصۂ محشر دکھا

ہوش آجائیں ٹھکانے ایسی اک ٹھوکر لگا
ان کو ان کی روشِ تقدیر کا چکر دکھا

گھیر لے چاروں طرف سے مودیوں کی فوج کو
ایک بھی بچ کر نہ جانے پائے وہ منظر دکھا

اے مسلماں پیش کر پھر منظرِ بدر و حنین
اے مجاہد پھر فنونِ جنگ کے جوہر دکھا

ناچتے ہیں وہ جس انگلی پہ وہ انگلی کاٹ دے
لگ نہ رہ جائے کوئی وہ تیر اور خنجر دکھا

سرکشوں کے سر ہوا کرتے ہیں کیسے پاش پاش
کیسے مرتے ہیں یہود اور کر کے پتھر دکھا

جس کے پیچھے جا چھپیں وہ پہلے اس پتھر کو توڑ
پھر سرِ نخوت کچل کر فخر سے پل کر دکھا

اے مسلماں اٹھ الٹ دے جلد تختِ بوالعجب
اتحاد باہمی سے کر کے میداں سر دکھا

جو قدم بڑھ جائے تیرا پھر نہ وہ پیچھے ہٹے
دشمنوں کے سامنے تو اس طرح ڈٹ کر دکھا

حق تعالیٰ کے بھروسہ پر نکل بہرِ جہاد
اے مسلماں تجھ کو جو کرنا ہے بس اب کر دکھا

خانۂ کعبہ کی جانب ایرہ کی ہے نظر
بارگاہِ ایزدی میں آج تو رد کر دکھا

مصر و شام و الجزائر لیبیا اردن حجاز
لب کہ کامیابی ان کو تو یکسر دکھا

عالمِ اسلام کو یارب بنا اک دائرہ
فتح و نصرت ان کو اپنی ایک مرکز پر دکھا

شوکتِ اسلام کا احیاء ہو پاکستان سے
ہم کو مستقبل میں پھر ماضی کا اک منظر دکھا

قیس کچھ سرکش ہے تیرا اسپِ نفسِ بدلگام
زیر کرنا ہے تو استغفار کا مہمیز دکھا

(قیس حیدرآبادی۔ نجیب آباد۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی جنگوں کے اسباب

(مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد - ربوہ)

دینِ فطرت کی حسین تعلیم

اوّل تو اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

(البقرہ - آیت ۲۵۷)

یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر روا نہیں کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق ظاہر ہو چکا ہے

دوسرے اسلام ایک ایسا عادلانہ اور حکیمانہ ضابطۂ جنگ پیش کرتا ہے جس کی رُو سے تلوار کے ذریعہ اسلام پھیلانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۱)

یعنی اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے زیادتی نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ زیادتی کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

اس آیت قرآنیہ میں جنگ کے چار شرائط بیان کی گئی ہیں:

اوّل جنگ فی سبیل اللہ ہو۔ یعنی ذاتی لالچوں، حرصوں، ملک گیری اور اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے کی نیت سے نہ ہو بلکہ صرف ان مشکلات کے دور کرنے کے لئے ہو۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیدا کی گئی ہوں۔ دوسرے لڑائی صرف انہی لوگوں سے کی جائے جو پہلے ہتھیار اٹھا چکے ہوں۔ جیسے فرمایا يُقَاتِلُوْنَكُمْ تیسرے يُقَاتِلُوْنَكُمْ کے لفظ میں یہ بھی اشارہ کیا کہ جنگ صرف ان لوگوں سے ہو جو باقاعدہ سپاہی ہیں۔ چوتھے فرمایا وَلَا تَعْتَدُوْا یعنی صرف اس حد تک جنگ لڑو جس حد تک دشمن نے اسے پھیلایا ہے۔

اور جب مذہبی آزادی اور امن قائم ہو جائے تو ہتھیار اٹھا لو۔

دینِ اسلام پر جبر اور ظلم کا الزام لگانے والو! اسلام کی اس حسین اور فطرت کے مطابق تعلیم کی نظیر کسی مذہب یا قانون میں پیش کرکے تو دکھلاؤ! ؎

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جس کا اس نور کے ہوتے بھی دل اندھا نکلا

نپولین بوناپارٹ نے قرآنی تعلیم سے متاثر ہو کر کہا کہ:-

"میری یہ خواہش ہے کہ دنیا پر قرآن پاک کے اصول و آئین کے مطابق حکومت کی جائے اسلئے کہ صرف انہی میں بنی نوع انسان کی حقیقی فلاح و بہبود مضمر ہے۔"

(مسلم ریویو جنوری ۱۹۳۲ء پیام آئین)

یہی قرآنی تعلیم مسلمانوں کی رہنمائی کرتی رہی۔ اسلئے وہ کسی شخص پر ظلم یا جبر نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ مسٹر ڈریپر سن بیان کرتے ہیں کہ:-

"اہل اسلام کی مظفر و منصور فوجوں نے خواہ ملک شام کو فتح کیا یا شمالی افریقہ میں علم تسخیر بلند کیا یا بحیرہ احمر کو عبور کرکے بحیرہ اسود میں پاؤں جمائے الغرض وہ جہاں کہیں بھی پہنچیں قرآن کی تعلیم ان کے ساتھ ساتھ گئی جس کی وجہ سے انہوں نے کسی جگہ جور و ظلم کا ارتکاب نہیں کیا۔ کسی قوم کو انہوں نے اس بناء پر تہ تیغ نہیں کیا کہ وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کرتی تھی۔"

والفضل ما شہدت بہ الاعداء

نبی پاکؐ کا بے نظیر عفو

جس وقت مسلمانوں کی طرف سے جہاد کا آغاز ہوا اس وقت مسلمان تعداد کے لحاظ سے نہایت قلیل اور ساز و سامان کے لحاظ سے نہایت کمزور اور بے کسی کی حالت میں تھے اور بالمقابل سارا ملک ہتھیار بند تھا۔ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس حال میں مسلمانوں نے کفار کو تلوار کے زور سے مسلمان بنایا۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی ایک شخص بھی جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا۔ بلکہ اس کے خلاف واقعات ملتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا واقعہ بہت مشہور ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ ایک کافر کے ساتھ ہوئے۔ جب اس کافر نے دیکھا کہ انہوں نے مجھ پر غلبہ پایا ہے تو کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں لیکن حضرت اسامہؓ نے اس کی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس پر اپنا وار کر دیا۔ بعد میں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر ہوا تو حضور پاکؐ نے حضرت اسامہؓ سے باز پرس کی کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! وہ تو ڈر کے مارے ایسا کہتا تھا اس پر حضور نے بڑے جوش سے فرمایا:-

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ

(بخاری و مسلم)

یعنی کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔

الغرض یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ صحابہؓ نے کسی شخص کو تلوار سے ڈرا کر مسلمان نہیں بنایا بلکہ اسکے خلاف مثال ملتی ہے۔

غزوۂ مکہ کے موقعہ پر جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت گو بعض لوگ اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ لیکن بہت سے قریش مکہ کفر پر قائم رہے تھے یہ امر بھی اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ کسی کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا گیا اور نہ صلح پسند طبیعت رکھنے والے نبی معصوم نے اپنے خونی مجرموں کی گردنیں کاٹیں چنانچہ اس دن کے بارے میں ایک عیسائی مستشرق مسٹر سٹینلے لین پول لکھتے ہیں:-

"وہ وقت تھا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم - ناقل) خون خوار فطرت کا اظہار کرتے آپ کے قدیم دشمن آپ کے قدموں میں آپ کے ہیں۔ کیا آپ اس وقت اپنے بے رحمانہ طریقہ سے ان کو پامال کر دیں گے؟ سخت عقوبت میں گرفتار کریں گے یا ان سے انتقام لیں گے؟ ..... مگر یہ کیا معاملہ ہے؟ ..... یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم - ناقل) کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی وہی دن آپ کو اپنے نفس پر سب سے زیادہ عالیشان فتح حاصل کرنے کا دن تھا قریش نے سالہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپ پر ڈالی تھی آپ نے کشادہ دلی کیساتھ ان تمام باتوں سے درگزر کی اور مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دیدیا"

(انتخاب قرآن)

زمانۂ امن اور اشاعتِ اسلام

ایک اور ثبوت اس بات کا کہ آنحضرت صلے اللہ وسلم کی لڑائیاں لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی غرض سے نہ تھیں یہ ہے کہ آپ امن پسند اور صلح جو طبیعت کے مالک تھے۔ چنانچہ آپ نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مسلمانوں کی مرضی کے خلاف قریش کی نہایت سخت شرائط کو قبول کرکے صلح کی۔ دراصل حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم خوب سمجھتے تھے کہ صلح کے زمانہ میں ہی اسلام زیادہ ترقی کر سکتا ہے کیونکہ جنگیں اسلام کے بہت پھیلنے کے راستے میں کئی طریق سے روک بن رہی تھیں:-

اوّل ان لڑائیوں کو اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا تھا۔ دوم جو مخالفین مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جاتے ان کے پسماندگان مسلمانوں سے انتقام لینے کی قسمیں کھاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم ان مخالفانہ حالات میں سارے ملک میں اسلام کا پیغام پہنچانا اور لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرنا مشکل ہو گیا تھا چہارم جن لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچ چکا تھا اور ان کے دل اسے قبول کرنے کے لئے تیار تھے وہ بھی جنگوں کی وجہ سے خوف زدہ تھے۔ اور اسلام قبول کرنے میں تامل کرتے تھے پنجم جنگوں کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہونے کے لئے ایک عظیم جرأت اور مردانگی کی ضرورت تھی۔ ششم جنگوں کی مصروفیات کے باعث تبلیغ حق کے کام کے لئے پوری فراغت میسر نہ تھی۔

صلح کے زمانہ میں مسلمانوں کو غیر معمولی ترقی نصیب ہوئی۔ یہ امر اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ بلکہ امن کے زمانہ میں جب دین متین کی کی حفظ تبلیغ کا موقعہ ملا اور لوگوں کو اس کی حسین تعلیم پر جو فطرت کے عین مطابق تھی۔ غور و تدبر کرنے کا موقعہ میسر آیا تو لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہونے لگے تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال سے عملی جنگ کا آغاز ہوا تھا اور صلح حدیبیہ ہجرت کے چھٹے سال وقوع میں آئی تھی۔ اس پانچ سالہ جنگ کے دوران میں مسلمانوں کی تعداد کا اندازہ ان سپاہیوں کی تعداد سے لگایا جا سکتا ہے جو جنگوں میں شریک ہوتے تھے۔ اس پانچ سالہ دور کی مختلف جنگوں میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تعداد رفتہ رفتہ بڑھتی گئی۔ صلح حدیبیہ کے غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو بیان ہوتی ہے گویا کہ آغاز اسلام سے لے کر صلح حدیبیہ تک انیس سال کے عرصہ میں اسلام کل چودہ سو مسلمان جوان پیدا کر سکا۔ اس کے بعد امن اور صلح کا زمانہ آتا ہے جس میں اسلام اس سرعت سے پھیلا کہ فتح مکہ کے موقعہ پر بالاتفاق دس ہزار تک تعداد پہنچ چکی تھی گویا امن کے دو سال میں آٹھ ہزار چھ سو کا اضافہ ہوا اور اسکو گذشتہ بدامنی اور جنگ کے زمانہ کے انیس سال کی تعداد چودہ سو سے کچھ نسبت ہی نہیں) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی اصل روحانی طاقت امن کے زمانہ کی تبلیغ و اشاعت میں ہے نہ کہ جنگ کی معرکہ آرائی میں۔

اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے ایک مشہور فاضل اور محقق کا دلائل بیان کرتے ہیں کہ:۔

"قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون اور محبت کے جذبات پیدا کئے۔ بھائی کی ظلمتیں کافور ہو گئیں اور ظلم و ستم کا بازار سرد ہو گیا ہزاروں گم گشتگان راہ۔ راہ راست پر آ گئے اور بے شمار وحشی مہذب کے پرستار بن گئے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ جاہلوں کو عالم ظالموں کو رحمدل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جو آج بھی چالیس کروڑ انسانوں کے دلوں پر حکومت کرتی ہے"

(دی ہاپلز ریلیجن آف دی ورلڈ بحوالہ پیام ایمن)

اور انگلستان کے نامور مؤرخ ڈاکٹر گبن کہتے ہیں کہ:۔

"اس (یعنی قرآن مجید) نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی اور محبت کے جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا اور قتل و خونریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔"

(ہسٹری آف دی ورلڈ بحوالہ پیام ایمن)

پس اسلام اپنی روحانی طاقت کی رو سے پھیلا نہ کہ تلوار کے زور سے۔ چنانچہ مسٹر گاندھی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"سیرۃ النبی (مصنفہ علامہ شبلی مرحوم) کے مطالعہ سے میرے اس عقیدہ میں مزید پختگی اور استحکام آ گیا کہ اسلام نے تلوار کے بل پر کائنات انسانی میں رسوخ حاصل نہیں کیا تھا"

(جیل کے تجربات بحوالہ پیام ایمن)

پس ڈوزی کا یہ بیان کس قدر حقائق کو جھٹلا رہا ہے کہ:۔

"محمد کے جرنیل ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن لیکر تبلیغ کرتے تھے۔"

براہین و دلائل کی تلوار

ہاں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیف کو براہین اور دلائل کی سیف کہیں تو حق ہے اور اگر یہ تلوار حسن و احسان کی تلوار کہلائے تو بجا ہے جیسا کہ ایک غیر مسلم مقرر پنڈت گیانند صاحب دیوشرما شاستری کہتے ہیں کہ:۔

"مخالفین اندھے ہیں ان کو نظر نہیں آتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ناقل) کی تلوار رحم و مروت تھی۔ دوستی اور درگذر تھی جو مخالفین پر پورے طور پر کارگر ہوئی اور ان کے قلب کو پاک و صاف کر کے مثل آئینہ بنا دیتی جس کی کاٹ اس مادی تلوار سے بڑی زبردست اور تیز ہوتی۔"

(دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں)

اسلام کی ترقی کا راز حسن و احسان

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ تلوار کے زور سے بنایا جانے والا مسلمان جس کا دل ایمان سے خالی ہو کیا دین کی خاطر اتنی بڑی قربانیاں پیش کر سکتا ہے جو صحابہؓ نے پیش کیں اور اخلاص، محبت، فدائیت، شجاعت اور توکل علی اللہ میں ایسے بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے جس پر صحابہ کرامؓ فائز تھے۔ جنہیں تلوار سمجھ کر کچھ دیا تم نے وہی چراغ جلا کر کے نور و روشنی ہو گئی

چنانچہ ایک فرانسیسی مورخ لکھتا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ حیرت اس بات پر آتی ہے کہ چند غریب، وحشی اور غیر تعلیم یافتہ آدمی جیسے پرانے کپڑوں میں ملبوس مدینہ کی ایک ٹوٹی پھوٹی مسجد میں جس پر کھجور کی بغیر صاف کئے ٹہنیوں کی چھت پڑی ہوئی تھی اور جو خود اسی بارش سے بھی ٹپکنے لگ جاتی تھی ساری دنیا کو فتح کرنے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ چند سالوں کے اندر اندر واقعہ میں ایسا ہی ہو گیا اور ان بے سروسامان اور کمزور درویشوں نے کیسرو قیصری کی حکومتوں کو پاش پاش کر دیا۔

سردار امر سنگھ صاحب مالک اخبار شیر پنجاب صحابہؓ کی روحانی طاقت کا راز ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:۔

"حضرت محمد صاحب نے تمام دنیا سے پس افتادہ عربوں میں کیا روح پھونکی۔ جس سے وہ اس قدر طاقت ور بن گئے یہ روح وہ اکلوتا اکال پرکھ سرب شکتیمان کی ہستی و توحید میں ایمان و اعتقاد تھا۔"

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

ڈاکٹر سرپی سی رائے جو ہندوستان کی علمی دنیا میں بہت شہرت کے حامل ہیں اسلام کی ترقی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:۔

"اسلام نے بحر الکاہل کے سواحل سے لیکر بحر اوقیانوس کے کنارے تک جو شاندار ترقی حاصل کی ہے وہ اس کی اسی وسعت قلب اور وسعت نظر رکھنے والی پالیسی کا نتیجہ ہے۔"

(پیام ایمن)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر اسلام تلوار سے پھیلا تھا تو وہ تلوار چلانے والے کہاں سے آئے تھے؟ اور جس مذہب نے ایسے تلوار چلانے والے پیدا کئے تھے کہ جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے باوجود سارے ملک کی مخالفت کے اس کو دنیا میں قائم کر دیا۔ اس مذہب کے لئے یہ کیا مشکل تھا کہ وہ دلائل کے زور سے دوسرے لوگوں سے بھی اپنی صداقت منوا لیتا۔ یہ الزام اس مذہب پر جس نے سب سے پہلے رواداری کی تعلیم دی ہے ایک سخت ظلم ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی وجہ سے مسیح موعود علیہ السلام کو بغیر تلوار کے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا آپ کے ذریعہ سے اسلام کو دنیا میں پھیلا کر یہ ثابت کرے کہ اسلام اپنی صداقت کے ذریعہ سے پھیل سکتا ہے اور زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ دنیا دیکھ لے گی کہ وہ سچ مچ پھیل گیا۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب ویس کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ان دنوں حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

عبدالعزیز شاہد ویس
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ماں میانوالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمشدہ چادر: - ایک سرد شال گرم رنگ نارنجی ۱۰ دسمبر کو محلہ دارالنصر سے محلہ دارالیمن آتے ہوئے گر گئی ہے اگر کسی کو ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

صوابی سے

استھما کیور

ASTHEMA CURE

مکرم جناب نور الحق صاحب ۱۱ ریحان بلڈنگ مصلح روڈ لاہور نے لکھا: "ترکسر کی والدہ صاحبہ عرصہ بیس سال سے شدید قسم کے دمہ کے مرض میں مبتلا تھیں۔ "استھما کیور" ASTHEMA CURE کی چار خوراکیں استعمال کرنے سے بفضل تعالیٰ انہیں آرام آگیا۔"

قیمت فی کورس -/۱۰ - ڈاک خرچ -/۱۱

کیمور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ — ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی - ربوہ

لاہور - کراچی — ایجنٹ افسر: — فون: ۶۰۶ / ۶۰۷

ماہنامہ **"الفرقان"** ربوہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کریم کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ صرف -/۸ روپیہ (مینیجر)

بھیرہ کی تاریخ احمدیت:

بہت سی معلومات پر مشتمل ہے۔ قیمت اڑھائی روپے

فضل الرحمٰن بسمل امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

بشیر اللہ نوری

۹/۱۵ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ

ضرورت انجن ڈرائیورز

"سندھ فارمز" میں انجن ڈرائیوروں کی فوری ضرورت ہے معقول تنخواہ کے علاوہ غلہ اور دیگر مراعات بھی دی جائینگی۔ خواہشمند احباب امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواست بھجوائیں۔

(وکیل الزراعت۔ تحریک جدید ربوہ)

سابق جج ہائیکورٹ لاہور

محترم شیخ بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"سرمہ حمید مجھے آنکھوں کیلئے نعمت ہے مجھے آنکھوں کی تکلیف ہے عرصہ سے ان دنوں کافی تکلیف بڑھ گئی تھی جب دن سے سرمہ حمید استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور آنکھوں کو خاصا سکون میسر آگیا ہے اگر آپ کو جرأت خیزی کی مجرب دوائیں بنا رہے ہیں جو نافع ان میں ہیں۔"

الہدیٰ دواخانہ۔ ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بیمثل تحفہ

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

سرمہ نور والوں کا

"نورانی کاجل"

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ

داغ دھبے، کیل مہاسے، پھنسیاں دور کرکے

چہرہ کو کندن کی طرح صاف کرنے کیلئے

چہرہ اور نکھار کی دوا

"فیسلین" مجرب ہے

شاہ ہومیو سٹور۔ رحمت بازار گولبازار ربوہ

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضمون (رجسٹرڈ) پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے خاص الخاص نسخہ۔ لیبل دیکھ کر خریدیں

مسیحائی سرمہ آنکھوں کیلئے خاص تحفہ

نصرت کیمیکل ورکس ربوہ — دواخانہ "ہاضمون" رجسٹرڈ۔ ربوہ

اکسیر اٹھرا

حمل ضائع ہو جاتے ہوں، بچے مارے اور سوکھ جاتے ہوں یا بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہوں یا صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے از حد مفید ہے فی کورس۔ الحاصل ۲۸ روپے

نوٹ: ہر قسم کی پوشیدہ و پیچیدہ امراض کا علاج تسلی بخش کیا جاتا ہے

شفاخانہ رفیق حیات

گول بازار ربوہ

تبلیغ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں۔" (الفضل ۲۷/۶)

بسونے کی گولیاں ۰ زود جام عشق قیمت ایک ماہ بیس روپے۔ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی

منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

دنیا حیران رہ گئی

خطرناک مرض پائیوریا اور اس کا حیرت انگیز علاج۔ بار بار چند روزہ علاج سے پائیوریا (ناسور) بالکل ختم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ خوبصورت اور مضبوط مصنوعی امریکن دانت جدید طریق پر بغیر تالو اور پلیٹ کے لگائے جاتے ہیں جن سے آپ ہر قسم کی اشیاء با آسانی چبا سکتے ہیں:

ماڈرن ڈینٹل سرجن گوجرانوالہ بروئے جھنگی لائلپور

زچگی کے مختلف مراحل میں

معاون دایہ

ادویات سے استفادہ فرمائیں۔

تفصیلی لٹریچر مفت

(۱) جوڑوں کی سختی سوائے ڈلیفارمیٹی -/۸
(۲) بچہ الٹی یا ٹیڑھا ہو -/۳
(۳) آسان وضع حمل کیلئے -/۳
(۴) وضع حمل میں کچھ دیر التوا مقصود ہو -/۳
(۵) درد گولہ (Pain killer) کے لئے -/۲

نوٹ: ماہرین آپریشن سے پہلے ہمارا لٹریچر پڑھ کر استفادہ فرمائیں۔

مدیر میڈیکل سنٹر دارالیمن ربوہ پاکستان: (۱) نوید (۲) محمود (جنرل سٹورز) شاہ نیڈیکو چیمسٹ

خوشخبری ═ امسال کی ایک نئی کتاب

سید سلیمان صاحب ندوی سے میری خط و کتابت ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی تھی

جو بہت پسند کی گئی تھی بعض احباب کی خواہش پر اب کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہے۔ سفید کاغذ قیمت ۲/۵۰ حلیہ سالانہ پر ہے

بکثرت سے خریدیں گے ملنے کا پتہ: **فیروز شی محمد سعید جامعہ احمدیہ ربوہ** پروفیسر جامعہ احمدیہ

ربوہ میں ملازمت کا عمدہ موقع

ربوہ میں ایک ادارہ کیلئے ورک چارج انسٹرکٹر کی ضرورت ہے جو کہ بی۔ ایس۔ سی الیکٹریکل انجینئرنگ یا بی۔ ایس سی ٹیکنالوجی یا ایم ایس سی فزکس۔ ٹیلی ویژن کی مرمت کا تجربہ رکھتا ہو یا کسی پالی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کا ڈپلومہ ہولڈر جو کہ پانچ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ کا سکیل درج ذیل ہوگا۔

۴۵۰ - ۱۵ - ۳۰۰ روپے ماہوار

منتخب امیدوار کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی مرمت کا کام دوسروں کو سکھانا ہوگا۔ امیدوار اپنی درخواستیں مع سند جلد از جلد درج ذیل پتہ پر ارسال کر دیں۔ درخواست کے ساتھ کے بائیں کونہ پر ٹیلیویژن کا لفظ لکھ کر بھیجیں انٹرویو کیلئے صرف مناسب قابلیت رکھنے والے امیدواروں کو بلایا جائے گا۔ (معرفت ایڈیٹر الفضل ربوہ)

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

پیپر کارنر گنپت روڈ۔ لاہور (فون نمبر ۶۴۵۲۳) پر تشریف لائیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی (فون نمبر ۶۲۵۱۶) • ملک محمد حنیف (فون نمبر ۶۲۵۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا شمس الحق افغانی شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

تحریفِ قرآن؟ یا سہوِ کتابت؟

(۱) "فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق ذلک الدین القیم....."

(ہفت روزہ لولاک لائلپور۔ مورخہ ۷ جون ۱۹۶۸ء ص ۶)

اصل آیت: "فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا ط لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔"

(روم : ۳۱)

(۲) "اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون"

(ہفت روزہ لولاک لائلپور۔ ۷ جون ۶۸ء ص ۶ کالم ۱)

اصل آیت: "اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝"

(سورہ مجادلہ : آیت ۲۳)

احمدی ڈاکٹر صاحبان کے لئے ضروری اعلان

وہ تمام احمدی ڈاکٹر صاحبان جو جلسہ کے ایام میں مہمانوں کی خدمت کے لئے وقت دینے کے لئے تیار ہیں۔ فوراً خود پر خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جلسہ کی خدمات ۲۰ دسمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک رہتی ہیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

صنعتی نمائش خواتین برموقعہ جلسہ سالانہ

(۱) تمام تجارت کے لئے بذریعہ اعلان توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ نمائش کا سامان ۲۴ دسمبر تک جمع کروا دیں یا ۲۵ دسمبر کی صبح تک۔

(۲) ۲۵ دسمبر کی صبح تک جو سامان مل جائے گا وہی انعامی مقابلہ میں شامل کیا جائے گا۔ کیونکہ ۲۵ کی شام کو ججز نے انعامی اشیاء کا اول و دوم سوم کا فیصلہ کرنا ہے۔

(۳) ۲۶ دسمبر صبح آٹھ بجے نمائش کا افتتاح ہوگا۔

(سیکرٹری نمائش)

لجنات ضلع گوجرانوالہ کا اہم جلسہ

"لجنات ضلع گوجرانوالہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ گوجرانوالہ کا ایک اہم جلسہ ۱۶ دسمبر بروز اتوار ۹ تا ۱۲ بجے مسجد احمدیہ میں ہوگا۔ صدر کا انتخاب ہوگا۔ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تشریف لا رہی ہیں۔ اور خطاب فرمائیں گی۔ آپ کا کم از کم ایک فائدہ ضروری ہے۔"

(صدر لجنہ گوجرانوالہ)

دفتر معلومات گمشدہ اشیاء و فوری امداد

سالانہ جلسہ کے موقع پر دفتر معلومات۔ گمشدہ اشیاء و فوری امداد احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں دن رات کھلا رہے گا۔ باہر سے معزز مہمان حسب ضرورت اس دفتر سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(ناظم معلومات و فوری امداد)

درخواست دعا

میرے خسر محترم قریشی بشیر احمد صاحب (برادر مولوی برکت علی صاحب لائل پوری مبلغ امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ) شیخوپورہ میں ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ

وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ

اگرچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احسان وعدہ جات تحریک جدید مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر مقرر فرمائی ہے لیکن آخری تاریخ کا انتظار کئے بغیر مخلصین جماعت کو وعدہ جات جلد از جلد مرکز میں پہنچانے کا انتظام کرنا چاہئے۔ کیونکہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:—

"جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے وعدے پیش کئے جائیں۔

(وکیل المال اول۔ تحریک جدید)

پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹس کی خدمت میں

وہ تمام احباب جو پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں۔ مطلع رہیں کہ پنجاب یونیورسٹی اپنے رجسٹرڈ گریجوایٹس کی فہرست مرتب کر رہی ہے۔ اس فہرست میں ان گریجوایٹ احباب کے اسماء گرامی شامل کئے جائیں گے جنہوں نے اپنے نام و سن و سال فیس دے کر باقاعدہ رجسٹر کروائے ہوں گے۔ رجسٹریشن کے لئے مطلوبہ فارم۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مل سکتے ہیں۔ احباب کی سہولت کے لئے دفتر تعلیم الاسلام کالج بھی ایسے فارم مہیا کر سکتا ہے۔ اس لئے تمام متعلقہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نام رجسٹرڈ گریجوایٹس کی فہرست میں شامل کروائیں تاکہ وہ آئندہ ہونے والے یونیورسٹی سینیٹ کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے حقدار بن سکیں۔

رجسٹریشن کی آخری تاریخ ۷ جنوری ۱۹۷۴ء ہے۔

(معتمد اعزازی مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

متحرک فلم کا کیمرہ رکھنے والوں سے ایک درخواست

اصحاب جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لانے والے احباب میں سے جن کے پاس متحرک فلم ۱۶ ملی میٹر بنانے کا کیمرہ ہو اور وہ اپنے کیمرہ سے مختلف مناظر ربوہ فلم میں محفوظ کرنے کے لئے وقت دے سکیں وہ خاکسار سے مل لیں۔ انہیں دفتر ہذا کی طرف سے ۱۶ ملی میٹر کی فلم انشاء اللہ مہیا کر دی جائے گی۔ یہ فلم تکمیل کے بعد دفتر ہذا کو واپس کرنی ہوگی۔

(خاکسار۔ بشیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسے احباب کو مخاطب کر کے جن کے ذمہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے بقایا ہیں۔ فرمایا کہ:—

"وہ اپنے بقایا سے زیادہ سے زیادہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بہرحال ادا کر دیں۔ کیونکہ اس تاریخ کے بعد اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جائے گی اور کھاتے بند کر دیئے جائیں گے۔ پھر خاص اس مد میں رقوم ادا کر کے خدائی افضال کو جذب کرنے کا اور موقع باقی نہ رہے گا۔"

اس موقع سے فائدہ اٹھائیے اور مقررہ تاریخ سے قبل اپنے وعدہ جات پورے کر کے خدا اللہ کا مورد بنیں۔

(سیکرٹری۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہم اللہ تعالیٰ انہیں ہمت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سید سعید احمد صدر جماعت احمدیہ
داؤد برکت ضلع شیخوپورہ

رجسٹرڈ ایڈیٹر ایل — ۵۲۵۴